محبت فرض ہے تم پہ
New Era Magazine
از کرن چوہدری
www.neweramagazine.com

New

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

* محبت فرض ہے تم پہ *

از کرن چوہدری

کرن چوہدری نے یہ ناول (محبت فرض ہے تم پہ) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (محبت فرض ہے تم پہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

****

راکنگ چیر کی پشت سے سر ٹکائے وہ کھلی آنکھوں سے چھت کو گھور رہی تھی

"آئی مس یو۔" "

آنکھوں کے پردوں پر ابھرتی شبیہہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

یادوں کی ہوا چلنے لگی تھی، زندگی کی کتاب کے اوراق پھڑپھڑاتے ہوئے پلٹنے لگے۔

کچن میں کھڑی بھورے بالوں کی حامل عورت نے مڑ کے مسکراتی نظر اسکے صبیح چہرے پہ نظر ڈالی،جو خفا لگ رہی تھی۔

"آئی ڈونٹ وانٹ ٹو گو ہیر مام۔"

بچی ناراضگی سے مخاطب ہوئی۔

"اپنی ماں کے لیے بھی نہیں۔ "

بھورے بالوں والی عورت اس کے پاس آئی۔

بچی ہر بار کی طرح بے بس ہو گئی تھی۔

"آپ ہر بار ایموشنل کر دیتی ہیں۔ "

خفا خفا سا چہرہ لیے بولی۔

مائی پرنسیس یو آر آ گرل آف مائی ڈریم۔۔۔جو میں نہیں کر سکی "

"۔۔۔آئی وش وہ تم کر لو۔

اپنے بھورے بال کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

گہری بھوری آنکھوں سے دکھ جھلکنے لگا تھا۔

پلیز ڈونٹ کرائی۔۔۔۔ "وہ ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ "

"آئی فُل فل یور ایوری ڈریم مام۔ "

آنکھوں سے بہتے نیر بے دردی سے ہتھیلیوں کی پشت سے رگڑے۔

درد جدائی حد سے تجاوز کرنے لگا تو وہ بے دلی سے اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھولتی اندر چلی گئی۔

دیوار پہ لٹکے فریم میں بھورے بالوں اور گہری بھوری آنکھوں کی حامل عورت جس کے عنابی لب مسکرا رہے تھے، دنیا کی حسین عورت تھی۔

کیٹ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی فریم کے قریب ہوئی اور فریم پر سجے عکس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھ دیے۔ آنکھوں سے بہتے آنسو، تصویر کے شیشے سے پھسل پھسل کر گر رہے تھے۔

لوگ کہتے ہیں آپکی بیٹی ظالم ہے۔ مام میں نے بس احساس کرنا چھوڑا "

"ہے۔۔۔ مجھے تکلیف دیتے تھے یہ احساس۔۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔

"وہ بھی یہی سمجھتا ہے۔ "

روتے ہوئے بولی، آواز میں درد کا عنصر شدید تھا۔

اچانک سے سائرن بجنا شروع ہو گیا۔

New Era Magazine

وہ چونکنا ہوتی کمپیوٹر روم کی طرف بڑھی۔

گو کہ کوئی بھی سکینر زیر زمین گھر کو سکین نہیں کر سکتا تھا۔

گھر کی بیرونی دیوار پہ دو جواں آدمی بیٹھے تھے۔

دیواروں پہ لگی الٹرا ریز بند تھیں، تب ہی چڑھ گئے

کیٹ بورڈ کی طرف بڑھی اور بٹن آن کر کے فوراً آف کر دیا۔

دونوں آدمیوں کو شدید جھٹکا لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔

حیرت سے دیوار کو دیکھا اور سر پٹ دوڑ لگا گئے۔

کیٹ نے سر جھٹکا، عام چور تھے اگر کوئی ٹرینڈ ہوتا تو بھاگنے کی بجائے چھان بین کرتا۔

کمپیوٹر روم سے ہوتی وہ دوبارہ حال میں آئی اور دیوار پہ لگے ہینڈ سکینر پہ ہاتھ رکھا۔

پھول نما لفٹ نیچے آ گئی۔

وہ اس پہ چڑھی اور ریموٹ سے بٹن پریس کیا۔

چند لمحے لگے۔وہ بالائی منزل پہ آ گئی۔ سیڑھیاں پھلانگتی وہ تیسری منزل کی سیڑھیوں سے چوتھے کمرے میں آ گئی۔

الماری سے کپڑے نکالے اور واش روم میں گھس گئی۔

New Era Magazine

میجر ارمان نے فوڈ کمپنیز سے سیمپل کلیکٹ کیے۔ فارینسک لیب سے ٹیسٹ کروا لیے اور رپورٹس بنوا کے ہیڈ آفس بھیج دیں۔

دو دن سے وہ فوڈ کمپنیز کے پیچھے لگا ہوا تھا۔

وہ سٹور کی طرف جا رہا تھا جب موبائل کی بیل بجی۔

کسی ان نون نمبر سے خالی ٹیکسٹ تھا۔

ارمان نے لوکیشن آن کی اور نمبر ٹریس کیا۔

نمبر کی لوکیشن دیکھ کر اس کے لبوں پہ مسکراہٹ در آئی۔

ارمان نے بائیک گھمائی اور لوکیشن والی جگہ پہنچنے لگا۔

''آیئے میجر۔۔۔کچھ ضروری انفارمیشن شیر کرنی تھی۔ ''

میجر کیٹ بولی۔

وہ اس وقت جنگل کے بیچوں بیچ تھے۔

''یس۔ ''

ارمان سنجیدگی سے بولا۔

کل فارن سے ڈیلیگیٹر رات بارہ بجے سمندر کے راستے آرہا ہے۔۔۔وہ کیا کرنے آ رہا ہے اسکی کچھ خبر نہیں ملی۔۔۔آئی تھنک سو وہ یہاں کے حالات

کا جائزہ لینے آ رہا ہے۔۔۔رونالڈو جیکویس کے رنگ اڑے ہوئے ہیں۔۔۔مطلب وہ فارنر باس ہی ہے۔ ''میجر کیٹ سنجیدگی سے کہتی ہوئی رکی۔

''تو راستے میں پڑاؤ ڈالنا پڑے گا۔ ''

میجر ارمان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

''رونالڈو نے گارڈز کی نفری دوگنی چوگنی کر دی ہے۔ ''

کیٹ نے پریشان کن نظروں سے میجر کی طرف دیکھا۔

میجر ارمان کو حیرت ہوئی وہ سپاٹ سی جزبات سے عاری لڑکی آج اداس اور پریشان لگ رہی تھی۔

میجر ارمان پوچھنا چاہتا تھا پر پچھلی دفع کی ہوئی عزت افزائی یاد آنے پہ ارداہ ملتوی کر دیا۔

''آپ پریشان نا ہوں۔۔۔۔ہم انہیں ہاتھ سے نکلنے نہیں دیں گے۔ ''

میجر ارمان تسلی بخش لہجے میں بولا۔

ان کی گنز لیٹیسٹ ہیں، اور وہ سب وحشی جانور ہیں، ہمیں ٹرینڈ کمانڈوز ''

''کی ضررت ہے۔

کیٹ پہلی بار نارمل لہجے میں بولی۔

''بیٹھیں پلیز۔ ''

میجر ارمان نے کرسی کھینچ کے دی۔

New Era Magazine

میجر کیٹ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

،جب روح اداسیوں میں گھلتی جا رہی ہو، تب بس ایک سہارا چاہیے ہوتا ہے

سر رکھنے کو کندھا درکار ہونا چاہیے۔

"اب بتائے کیا پریشانی ہے آپ ڈسٹرب لگ رہی ہیں کافی۔ "

میجر ارمان ملک سنجیدگی، مگر نرم لہجے میں مخاطب ہوا۔

میجر کیٹ کا دل چاہا، دل کی بھڑاس نکال دے پر۔۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں ۔۔۔۔۔طبعیت بوجھل ہے تھوڑی۔ "

میجر کیٹ آہستگی سے بولی۔

"شیور۔ "

ارمان نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"کام کی بات کر لیں۔ "

کیٹ اپنی ٹیون میں واپس آ گئی۔

ارمان نے مسکراہٹ ضبط کی۔

"آپ کے ہوتے کمانڈوز کی بھلا کیا ضروت میجر۔ "

ارمان نے مسکرا کے کہا وہ اسے ہلکا پھلکا دیکھنا چاہتا تھا۔

کل رات بارہ بجے وہ سمندر کنارے پہنچ جائے گا، ٹھیک ساڑھے بارہ ہمیں "

"ان کا کام تمام کرنا ہے۔

New Era Magazine

کیٹ اپنے مخصوص لہجے میں بول رہی تھی۔

کرنل سر کو آگاہ کیا اور انہیں رات ایک بجے سٹورز اور کیمپنیز میں ریڈ کرنے کا آرڈر لے لیا۔

باقی پلاننگ کے بعد میجر ارمان سٹور کے لیے نکل گیا۔

"تم نےسوچ بھی کیسے لیا میجر ارمان کے میں تمہاری بات ما ن لوں گی۔ "

رشی نے جل بھن کے جواب دیا۔

دل تو دو چار کان کے نیچے رکھنے کا کر رہا تھا۔

رشی غصے سے کمرے میں ٹہلنے لگی تھی۔

"تمہیں ماننی پڑے گی۔ "

میجر ارمان کا ٹیکسٹ آیا۔ ضد صاف جھلک رہی تھی۔

"جاؤ بتا دو میرے بابا کو۔ "

رشی نے کہا اور موبائل بند کر دیا۔

"ہو گدھا کہیں کا۔ "

رشی نے سر جھٹکا اور اس مسئلے سے نکلنے کا پلین بنانے لگی۔

New Era Magazine

عشرت بیگم نے کچن سے آواز دی تو وہ ساری سوچیں جھٹکتی کچن میں داخل ہوئی۔

"یہ لو دودھ اپنے بابا کو دے آؤ بچے۔ "

عشرت بیگم نے ڈش اسے تھمائی تو وہ بابا کے کمرے میں آ گئی۔

"السلام علیکم بابا جان۔ "

رشی نے ڈش سائیڈ والے ٹیبل پہ رکھی۔

شاہنواز صاحب نے ایلبم بند کیا اور دراز میں رکھ کے چشمہ اتار دیا۔

" کیا ہوا بابا ۔۔۔؟ "

رشی شاہنواز کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے متفکر سی بولی۔

"کچھ نہیں بچے۔ "

شاہنواز صاحب مسکرانے کی نا کام سی کوشش کرنے لگے۔

بتایئے بابا پلیز۔۔۔ "رشی نے پیار سے ان کے ہاتھ پہ اپنے ہاتھ " دھرے۔

میں ٹھیک ہوں بچے۔ کچھ نہیں ہوا، بس جوانی کے سہانے پل سہانی یادیں " " آنکھوں میں نمی بھر گئی

وہ رشی کے بال سہلاتے ہوئے پیار سے بولے۔

رشی کچھ پرسکون ہوئی تھی۔

New Era Magazine

''اوکے بابا۔۔۔مجھے بھی بتایئے نا آپ نے آرمی میں انجوائے کیا۔ ''

رشی لاڈ سے بولی۔

''آرمی بھلا انجوائے کرنے کی جگہ ہے۔ ''

وہ ہنستے ہوئے دودھ کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولے۔

''مجھے آرمی بہت پسند ہے بابا، میں بھی آرمی جوائن کروں گی۔ ''

رشی جوش سے بولی۔

شاہنواز کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔

''نہیں۔۔۔تم آرمی جوائن نہیں کرو گی۔ ''

شاہنواز کا لہجہ یکدم سخت ہو گیا۔

رشی کا مسکراتا چہرہ ماند پڑ گیا۔

''جی بابا۔ ''

ادب سے بولتی کمرے سے نکل آئی۔

شاہنواز نے گردن بیڈ کی پشت سے لگا لی۔

آنکھوں میں اک شناس چہرہ گھوم گیا۔

نمی بڑھنے لگی تھی۔

احساس جرم نے حبس کی گہری چھایا میں لپیٹ دیا تھا۔ انہیں دم گھٹتا محسوس ہونے لگا۔

New Era Magazine

"کب تک برداشت کروں میں زیب۔ "

دراز سے ایلبم نکالتے اسی تصویر سے محو گفتگو ہو گئے، جس سے رشی کے آنے سے قبل باتوں میں مصروف تھے۔

"اب مل بھی جاؤ احساس جرم مجھے اندر سے کھوکھلا کیے جا رہا ہے۔ "

آنکھوں سے تواتر سے گرتے اشک داڑھی بھگو رہے تھے۔

"رشی بیٹا۔ "

کمرے کے باہر عشرت بیگم کی آواز گونجی تو انہوں نے یکلخت ایلبم چھپایا اور پیروں میں چپل اڑستے واش روم میں چلے گئے، تا کہ عشرت بیگم ان کے آنسو دیکھ نا لیں۔

"رشی کے خواب میری غلطیوں کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ "

واش روم میں سنک کے اوپر لگے آئینے میں اپنے عکس سے مخاطب ہوئے۔

کیونکہ تم مطلب پرست ہو۔۔۔اپنی بیٹی کے خوابوں کا گلا گھونٹتے تمہیں "

"شرم نہیں آ رہی۔

اندر سے کسی نے زخم زخم وجود کے چیتھڑے اڑائے تھے۔

"میں اپنی بیٹی کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتا۔ "

شاہنواز کھسیائے تھے۔

ضمیر کی آواز کو دبائے ،منہ دھوئے وہ کمرے میں آ گئے۔

"کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک نا۔ "

عشرت بیگم ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے دیکھ استفسار کر گئیں۔

"سر میں درد ہے۔ "

مدھم تھکن زدہ لہجے میں نظریں جھکائے بولے۔

" چائے بنا دوں۔۔۔؟ "

عشرت بیگم پریشانی سے پوچھنے لگیں۔

"نہیں ۔۔۔۔رہنے دو۔ "

وہ کمبل اوڑھتے لیٹ گئے، تو عشرت بیگم کندھے اچکا کے استری سٹینڈ کی طرف بڑھ گئیں۔

رات کی سیاہی ہر شے پر راج کر رہی تھی۔

ساحل سمندر کے قریب ایک ہوٹل کی بالکونی سے وہ دونوں دوربین لگائے کشتی دیکھ رہے تھے۔

ٹھنڈی ہوائیں، بالکونی میں کھڑی میجر کیٹ کے بھورے بال اڑا رہی تھی۔

ارمان نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"ایک بات پوچھوں جنگلی بلی۔ "

New Era Magazine

ارمان نے لہجہ دوستانہ رکھا، کسی کان لگا کے سننے والے کو محض کپل کا گمان گزرے۔

میجر کیٹ نے بھنویں سکیڑ کے میجر ارمان کہ طرف دیکھا۔

"آپ کے بال اور آئز کلر روز چینج کیوں ہوتا ہے۔"

سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

لہجے سے شرارت ٹپک رہی تھی۔

"ہم مشن پہ ہیں۔"

میجر کیٹ نے یاد دہانی کروائی۔

"آئی نو ڈیئر۔۔۔ابھی کشتی کو ساحل پر پہنچنے میں بیس منٹ لگ جائیں گے۔۔۔تب تک سڑی شکلیں بنانے سے بہتر ہے بندہ ہنس لے۔"

ارمان پلکیں اٹھاتے ہوئے بولا۔

میجر کیٹ نے دوربین ٹیبل پہ رکھ دی۔

وہ بلیک جینز اور لائٹ ییلو شرٹ میں ملبوس تھی۔ بھورے بال کمر تک آبشار کی مانند پھسل پھسل جا رہے تھے۔ کچھ آوارہ لٹیں ہوا کے باعث اٹکیلیاں کرتی پھر رہی تھیں۔

"آپ نے بتایا نہیں۔"

ارمان نے پھر سے کہا۔

New Era Magazine

''آپ کو لگتا ہے بتاؤں گی۔ ''
قدرے نارمل لہجے میں سنجیدگی سے بولی۔
''نہیں۔ ''
ارمان نے نفی میں سر ہلایا۔
''چلیں اب ساحل پہ چلتے ہیں۔ ''
ارمان نے سطحِ سمندر پہ بہتی کشتی کو دیکھا جو قریب ہی تھی۔
دونوں ہوٹل روم لاک کرتے سیڑھیاں اتر گئے۔
بلیک جینز اور بلیک ہی شرٹ میں ملبوس میجر ارمان ملک شاندار لگ رہا تھا۔
میجر کیٹ نے تفصیلی نگاہ اس پہ ڈالی جو دوربین سے سمندر کا جائزہ لے رہا تھا۔
میجر کیٹ نے سر جھٹکا اور کام کی طرف متوجہ ہوئی۔
''الرٹ ایوری ون۔ ''
،ارمان نے ایر وائس کو پریس کرتے ہوئے
ساحل سمندر سے نکلتے ہر راستے پر موجود کیپٹنز کو الرٹ کیا۔
کشتی ساحل کے قریب پہنچ چکی تھی۔
دکھنے میں کشتی عام سی تھی، جیسے کسی کو شک نا گزرے۔
میجر ارمان اور میجر کیٹ تیز قدموں سے گاڑیوں کی طرف بڑھے۔

New Era Magazine

کشتی سے اترتے وہ لوگ دھیرے دھیرے چہل قدمی کرتے گاڑیوں تک آئے۔

گارڈز کی بھاری نفری موجود تھی۔

سیاہ فام حبشی نما فارنر لینڈ کروزر میں براجمان ہوا اور آگے پیچھے کئی گاڑیاں نکل گئیں۔

ساری لینڈ کروزرز کے شیشے بلیک اور نمبر پلیٹ سیم تھیں۔

میجر کیٹ نے جلدی سے بال سیٹ کیے تیاری کی اور رونالڈو جیکویس کے اڈے کی طرف نکل گئی۔

"میں آپ کو اپ ڈیٹ دیتی رہوں گی میجر، یہاں سے بچ نکلے تو وہاں سے کام تمام کر دیں گے۔"

میجر کیٹ فل سپیڈ میں ان کے اڈے کی طرف گاڑی بھگا لے گئی۔

"میجر ارمان۔۔۔کیا پراگریس ہے"

کرنل سر کی آواز ایروائس سے نکل کے سماعت سے ٹکرائی۔

"سر وہ لوگ اڈے کی جانب نکلے ہیں یا رونالڈو کے گھر، یہ ابھی تہہ نہیں ہوا۔۔۔۔میجر کیٹ اڈے پر موجود ہیں۔"

ارمان بولا۔

"سر آپ کمپنیز اور سٹورز پہ ریڈ کروا دیں۔"

ارمان نے کہا۔

New Era Magazine

"ہاں میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔ "

کرنل سر نے کہا۔

میجر ارمان کی گاڑی ان کی گاڑیوں سے فاصلے پر تھی۔

دو ایک جگہ میجر ارمان نے چھوٹے چھوٹے موڑ سے فاصلے لیے۔

"گاڑیاں پھیل گئی ہیں۔۔۔۔سب لوگ الرٹ ہو جاؤ۔ "

میجر ارمان نے کہا۔

"ہر گاڑی کو ٹارگٹ پہ رکھو۔ "

میجر ارمان خود بھیطان کے پیچھے تھا۔

"سر وہ لوگ آؤٹ آف سٹی نکل رہے ہیں۔ "

ایک کیپٹن کی آواز گونجی۔

آبادی سے دور ہو کے اڑا دو ان کو، گارڈز ہونگے۔۔۔۔وہ لوگ سنسان "

"سائیڈ پہ جانے کی غلطی نہیں کر سکتے۔

میجر ارمان بول رہا تھا۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد دھماکے کی آواز اسنائی دی۔

"سر اِٹس ڈن۔ "

کیپٹن زیشان نے کہا۔

"گڈ۔ "

New Era Magazine

میجر ارمان پوری طرح سے ان کی نظروں سے بچا ہوا تھا۔

"میجر کیٹ۔۔۔۔پتہ کرو وہ لوگ کس گاڑی میں ہیں۔۔۔باقیوں کا جھنجھٹ ختم کریں۔"

میجر ارمان ۔میجر کیٹ سے مخاطب ہوا۔

"وہ لوگ ہوٹل گرینڈ پوائنٹ کے قریب ہیں۔"

میجر کیٹ نے رونالڈو کے موبائل پہ لی چپ سے لوکیشن ٹریس کی۔

"اوکے۔"

"کیپٹنز الرٹ۔۔۔ہوٹل گرینڈ پوائنٹ کے قریب گاڑیوں کو چھوڑ کر باقی گاڑیاں اوور ٹیک کر کے شہر سے باہر لے جاؤ۔"

میجر ارمان نے آرڈر دیا۔

"میجر ارمان۔۔۔۔سٹورز اور کمپنیز کے اونر حراست میں لے لیے گئے ہیں۔۔۔"

کیپٹن زمان نے بتایا۔

"گڈ۔۔۔۔سپروائزر کوئی نا چھوٹے"

میجر ارمان گاڑی ہوٹل گرینڈ پوائنٹ کے قریب لگی گاڑیوں سے فاصلے پر رک گیا۔

"میجر۔۔۔انہیں سٹورز اور کمپنیز کی خبر مل گئی ہے۔"

میجر کیٹ عجلت میں بولی۔

" وہ لوگ اب وہاں سے نکل رہے ہیں "

میجر کیٹ بول رہیں تھیں۔

رونالڈو کے ہمراہ وہ سیاہ فام فارنر ہوٹل سے عجلت میں نکلے۔

کیپٹنز بی الرٹ۔۔۔۔۔دس گاڑیاں رہ گئی ہیں۔۔۔۔اپنی گاڑیاں ان کے "

"پیچھے لگا دو۔۔۔انہیں جگہ نہیں ملنی چاہیے۔۔۔۔۔۔رش لگا دو سڑکوں پہ۔

میجر ارمان بول رہا تھا۔

میجر مجھے لگتا ہے اب اڈے پہ اٹیک کر دینا چاہیے۔وہ مزید بوکھلا جائیں "

"گے۔

میجر کیٹ نے مشورہ دیا۔

"یس یو کین۔ "

میجر ارمان کی گاڑی ان کے بلکل پیچھے تھی۔

سر وہ لوگ سویلینز کو نقصان نا پہنچا دیں۔۔۔۔۔ساحل کی طرف لے "

"چلتے ہیں۔

کیپٹن ارحم کی آواز گونجی۔

"ساحل پر دکانوں کے رش سے دور لے جانا۔ "

میجر ارمان کی نظریں ہر گاڑی پر تھیں۔

New Era Magazine

اسے اندازہ ہو گیا تھا فارنر کس گاڑی میں ہے۔

میجر ارمان نے گن سے پچھلی گاڑیوں کے ٹائر پنکچر کیے۔

"کیپٹن ارحم پچھلے گارڈز کو سنبھالو۔ "

میجر ارمان آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

میجر کیٹ نے چند کیپٹنز کے ہمراہ اڈے پر حملہ بول دیا۔

اڈے پر موجود چند آدمی حراست میں لیے اور انہیں ہیڈ آفس پہنچا دیا۔ "

باقی اسلحہ اور منشیات ایک کنٹینر میں لوڈ کیں اور لیفٹیننٹ شہروز کو بیس پہ بھیج دیا۔

"میجر ارمان اڈے کا کام تمام ہوا۔ "

میجر کیٹ نے ریموٹ کا بٹن پریس کیا۔ اندر لگے سمال فریکوینسی اور ہلکی پاور کے گرنیڈز پھٹ پڑے اور دیواروں میں شگاف پیدا ہو گئے۔

وہ جگہ اب کسی قابل نہیں رہی تھی۔

"ویلڈن میجر۔ "

میجر ارمان توصیفی لہجے میں بولا۔

"میں ساحل کی طرف پہنچ رہی ہوں۔ "

میجر کیٹ نے گاڑی سٹارٹ کی اور ساحل کی طرف ڈال لی۔

رونالڈو اور فارنر بری طرح بوکھلا گئے تھے۔

New Era Magazine

ان کا رخ بحری جہاز کی طرف تھا۔

کیپٹنز اور لیفٹیننٹز کی گاڑیوں کے رش کو دیکھتے وہ ان کے کھولے راستے کی جانب سے ساحل کی طرف جانے لگے۔

یہ جانے بنا۔وہ آرمی کی بچھائی بساط میں پھنس چکے ہیں۔

"اتنا رش کیوں ہے آج۔ "

رونالڈو حیرت سے بڑبڑایا۔

"ہیلینا ویئر آر یو۔"

رونالڈو اس پہ دھاڑا۔

"میں اڈے سے بچ کے نکلی ہوں رونی۔ "

میجر کیٹ نے آواز میں لرزش پیدا کی۔

کیا ہمارا اڈا بھی گیا۔ "رونالڈو سر تھام کے رہ گیا۔"

تم کہاں ہو رونی ۔۔۔۔میں وہیں آ جاتی ہوں۔۔۔۔شاید کوئی ہمارے "

"پیچھے لگا ہوا ہے۔

میجر کیٹ پریشان کن لہجے میں بولی۔

"ساحل کی طرف آ جاؤ۔۔۔شپ ریڈی ہے۔ "

رونالڈو نے کہا۔تو میجر کیٹ مسکرا دی۔

میجر ارمان اور کیپٹنز انہیں ساحل سے دور سنسان سڑک پر لے آئے۔

New Era Magazine

"کیپٹنز اٹیک۔ "

میجر ارمان گاڑی روک کے نکلا انکی گاڑیوں کے آگے پیچھے ہر طرف کیپٹنز ہی تھے۔

میجر ارمان نے کیٹ کو باہر نکالا اور اس کے سر پہ گن تان لی۔ "

"ڈونٹ موو آئی شوٹ ہر۔ "

میجر ارمان آہستہ آہستہ ان ک طرف بڑھ رہا تھا۔

سیاہ فام شخص رونالڈو پر برس رہا تھا۔

اچانک ایک گارڈ نے فائرنگ کی اور فضا گولیوں کی آواز سے گونج اٹھی۔

مقابلہ زوروں پر ہو گیا۔

میجر کیٹ بچتی بچاتی رونالڈو اور فارنر کے قریب پہنچ گئی۔

"ادھر سے نکلو۔ "

میجر کیٹ انہیں وہاں سے نکالتی ایک جانب بھاگنے لگی۔

کسی نے ان کی جانب فائر نہیں کیا۔

وہ انہیں دکانوں کے عقب میں لے آئی۔

"تھینکس ہیلینا ڈارلنگ۔ "

فارنر چمکتی آنکھوں سے بولا۔

میجر کیٹ اس کی آنکھوں سے ٹپکتی حوس دیکھ جر شدید ترین غصہ ضبط کر گئی۔

"کچھ شانتی ہو جائے تو شپ کے لیے نکلتے ہیں۔ "

رونالڈو نے گولیوں کی کم ہوتی آواز سن کے کہا۔

قدموں کی چاپ پہ تینوں نے اپنی گنز سنبھالیں۔

میجر ارمان اور کیپٹنز نے ان پہ گنز تان لیں اور مقابلے میں ان تینوں نے بھی۔

میجر ارمان مسکرایا۔ اسکے کندھے سے رستا خون دیکھ میجر کیٹ پریشان ہوئی۔

میجر کیٹ نے اپنی دونوں گنز ان کے سر پہ تان لیں۔

"ہیلینا۔ "

رونی کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ جبکہ فارنر کو رونالڈو پہ سخت تاؤ آیا۔

نو نو شی از ناٹ ہیلینا۔۔۔شی از میجر کیٹ۔"ارمان انہیں اپنی حراست میں لیتے ہوئے بولا۔ "

گولی لگنے کے باوجود وہ اپنے حواس میں تھا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ "

رونالڈو میجر کیٹ کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔

میجر ارمان نے ایک پنچ اسکے منہ پہ دے مارا اور گاڑی میں پٹخا۔

"سر مشن از کمپلیٹیڈ۔ "

میجر ارمان نے کرنل سر کو کال کی۔

"گڈ جاب۔ "

کرنل سر خوشی سے بولے۔

میجر ۔۔۔۔۔"۔ "

میجر کیٹ نے پکارا۔

ارمان اپنا بازو تھامے چلتا ہوا میجر کیٹ کے پاس ایا جو فرسٹ ایڈ باکس تھامے کھڑی تھی۔

"آئی ایم آ میجر ۔۔۔ایک گولی مجھے کمزور نہیں کر سکتی۔ "

میجر ارمان بازو تھامے مسکرا کے بولا۔

"اتنا اوور کانفیڈینٹ ہونا اچھی بات نہیں ہے۔ "

میجر کیٹ نے باکس سے روئی نکالی اور میجر ارمان کو زمین پر بٹھائے خون صاف کرنے لگی۔

"آپ سے کم ہوں۔ "

میجر ارمان شرارت سے بولا۔

میجر کیٹ نے گھور کے دیکھا اسے۔

میجر کیٹ گولی نکالنے لگی تو میجر ارمان کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دکھنے لگے۔

میجر کیٹ نے ماہرانہ انداز میں گولی نکالی اور پٹی کر دی۔

New Era Magazine

"پین کلر لے لیں میجر۔ "

میجر کیٹ ارمان کو آنکھیں بند کیے دیکھ کر بولی۔

"شکریہ۔ "

میجر ارمان اس کے ہاتھ سے پانی اور پین کلر لیتے ہوئے بولا۔

دونوں کا رخ ہیڈ آفس کی جانب تھا۔

"عاصم تم مجھ سے پیار کرتے ہو یا نہیں۔ "

ہانی پوچھ رہی تھی۔

اب کیا ہوا یار۔" "

عاصم ہانی کے روز روز کے ڈراموں سے اکثر اکتا جاتا تھا۔

"تمہیں پکس بھیجنے کا کہا تھا شاید۔ "

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

ہانی میں آرمی میں ہوں۔۔۔ٹائم نہیں ملتا مجھے " ۔عاصم ناراضگی سے " بولا۔

"تمہارے پاس ایک سو ایک بہانے ہوتے ہیں۔ "

ہانی طنزاً بولی۔

New Era Magazine

"یہ بہانا نہیں ہے میری جان۔ "

عاصم نے لہجے کو نارمل کیا۔

"ڈونٹ کال می جان۔ "

ہانی بولی۔

عاصم نے لب بھینچ لیے۔

اور ہاں پھوپھو کو کیوں بھیج دیا۔۔۔میں بھاگی جا رہی ہوں کہیں۔۔۔۔کہا "

"بھی تھا ابھی شادی نہیں کرنی مجھے۔

ہانی تیز لہجے میں بولتی چلی گئی۔

" نکاح کروا لیتے ہیں رخصتی جب تم کہو "

عاصم اسکا تیز لہجہ نظر انداز کر کے بولا۔

"مجھے شوق نہیں ایسی فضولیات میں پڑنے کا۔"

ہانی نے صاف انکار کر دیا۔

"میرے نام ہو جانا تمہیں فضول لگتا ہے۔ "

عاصم کو دکھ ہوا۔

مجھ سے نہیں ہوتیں ٹیپیکل لوگوں والی حرکتیں۔"۔ "

ہانی اسی انداز میں بولی۔

اور ہاں ۔۔۔شادی کے بعد مجھے نہیں رہنا تمہارے گھر۔۔۔۔۔نا مجھ سے کسی کی خدمتیں ہوتی ہیں۔ مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔۔۔جب تمہیں گھر گاڑی مل جائے تو شادی کروں گی۔"

ہانی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"گھر میں کون ہے یار ۔۔۔امی ندا اور ہدا ہی ہیں۔۔۔ان سے کیا علیحدگی۔ "عاصم کو اسکی بات پسند نہیں آئی۔

"خدمتوں کے لیے لے آنا اپنی ایکس منگیتر کو۔۔۔۔شوق سے کروانا پھر۔ "

ہانی شعلہ باز لہجے میں بولی۔

عاصم نے غصہ ضبط کیا۔

"اوکے بعد میں بات کرتا ہوں۔ "

اسکی بات سنے بنا کال کاٹ دی۔

"ہانی میری محبت ہے یا میں زبردستی بنا رہا ہوں۔

خود سے سوال کر گیا۔

جواب وہ خود جانتا تھا۔

رشی چپ سی کمرے میں آ گئی۔

اگر آپ آرمی میں جانے میں میری مدد کریں گے تو آپکی بات مانوں "

گی۔"

رشی نے کچھ سوچ کے ٹیکسٹ ٹائپ کیا۔

"اگر میں نا کہوں تو۔ "

ارمان کا ٹیکسٹ آیا۔

"بھاڑ میں جاؤ پھر۔ "

رشی کو شدید غصہ آیا۔

اوکے اوکے۔۔۔غصہ مت ہوں۔۔۔آپکی شرط منظور ہے۔۔۔میں آپکی "

"ہیلپ نہیں کروں گا بلکہ خود لے جاؤں گا۔

میجر ارمان کے جواب پہ وہ کچھ پرسکون ہوئی۔

تھوڑی بات مزید کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئی

♡♡♡♡

ماما۔۔۔۔میرا ٹیسٹ بہت اچھا ہوا۔۔۔دعا کریں میں سلیکٹ ہو "

جاؤں۔"

وہ ماں کو گھماتے ہوئے بولی۔

بھورے سلکی بال ہوا سے اسکے ساتھ گھومنے لگے تھے۔

New Era Magazine

"چھوڑو بھی۔۔۔کیا ہر وقت بچی بنی رہتی ہو۔ "

ہادیہ خفا ہوتے ہوئے بولی۔

"سوری میری پیاری مام۔ "

وہ ان کے گلے میں بانہیں ڈال کے بولی۔

"اچھا اچھا۔۔۔اب مکھن نا لگاؤ، فریش ہو جاؤ، کھانا ریڈی ہے۔ "

ہادیہ اسکی بانہیں ہٹاتے ہوئے بولی۔

وہ اچھلتی کودتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ لان کے پرنٹیڈ سوٹ میں ملبوس سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ فیروزی رنگ میں اسکی دودھیا ملائی کی سی رنگت مزید کھل گئی تھی۔ بھوری آنکھیں کاجل کی گہری دھاروں سے مزین قاتل لگ رہیں تھیں۔ غیر معمولی حد تک حسین تھی۔

"سلیکشن ہو گیا تو میں اکیلی رہ جاؤں گی نسا۔۔۔۔۔پہلے تمہارے بابا چھوڑ گئے اب تم بھی جا رہی ہو۔"

ہادیہ آزردہ ہوئی۔

"ماما پلیز۔ "

نسا کا نوالہ اٹک گیا ماں کو دکھی دیکھ کر۔

"آج تمہیں کہیں لے کے جانا ہے۔ "

ہادیہ نے بات بدلی۔

''کہاں۔ ''

نسا نوالا چباتے ہوئے اشتیاق سے بولی۔

''سرپرائز ہے۔ ''

ہادیہ بیگم مسکرائیں۔

''اوکے۔ ''

نسا دوبارہ سے کھانے میں مصروف ہو گئی۔

''چلیں مما۔ ''

نسابولی تو ہادیہ بیگم کمرے میں گئی اور کچھ چابیاں اٹھا لائیں۔

''چلو۔ ''

وہ باہر کی سمت بڑھ گئیں۔

نسابھی ان کی تقلید میں نکل گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے وہ عجب کفیت کا شکار ہو رہی تھیں۔

''یہاں سے لیفٹ لو۔ ''

ہادیہ بولی تو نسا نے لیفٹ لے لیا۔

شہر کے باہر کی سمت ایک بہت خوبصورت بنگلے پہ انہوں نے گاڑی رکوا دی۔

''مما یہ کس کا گھر ہے۔ ''

New Era Magazine

نسا گھر کو دیکھتے ہوئے حیرت سے بولی۔

''تمہارے بابا کا۔ ''

ہادیہ گیٹ کھولتے ہوئے بولی۔

تالا زنگ آلود ہو چکا تھا، انہیں کافی دقت ہوئی۔

بلآخر تالا کھل گیا۔

''نسا گاڑی اندر لے آؤ۔

ہادیہ نے گیٹ کھولتے ہوئے کہا۔ تو نسا گاڑی اندر لے گئی۔

روش کے اطراف میں بڑے بڑے لان بنے ہوئے تھے۔ روش پول کے پاس سے خم کھاتی اندرونی دروازے تک جا رہی تھی۔

لان کی گھاس بہت بڑھی اور رف ہوئی تھی۔ پول کا پانی سوکھ چکا تھا۔

روش پہ گرد اور کوڑا پھیلا ہوا تھا۔

گھر کی حالت دیکھ کر اندازہ ہو چکا تھا، کئی سالوں سے بند پڑا ہے گھر۔

دونوں چلتی ہوئیں اندرونی دروازے تک آئیں۔

ہادیہ نے دروازے پر رک کے سائیڈ سے بٹن پریس کیا تو ایک شیٹ سرک کے اوپر ہو گئی۔

کمپیوٹر کی مانند سکرین نظر آنے لگی۔

New Era Magazine

ہادیہ اس سکرین کے سامنے کھڑی ہو گئی انکی ہارٹ سکینگ ہوئی اور دروازہ کلک کی آواز سے کھل گیا۔

نسا کا مارے حیرت کے برا حال تھا۔ اتنی دیر وہ اپنے اتنے پیارے گھر سے انجان رہی۔

"مما یہ ہمارا ہی ہے نا۔ "

نسا پھٹی پھٹی آنکھوں سے گھر دیکھ رہی تھی۔

"ہمارا نہیں اب صرف تمہارا ہے نسا۔ "

ہادیہ نے چابیاں اس کے ہاتھ پہ رکھیں۔

"مام۔"

نسا انکے گلے لگ گئی۔

تمہارے پاپا نے بہت محنت اور راز داری سے بنایا تھا یہ گھر۔ وہ صرف آرمی آفیسر نہیں تھے، وہ ایک بہت اچھے تجربہ کار ایجینٹ بھی تھے۔ "

اپنے گھر کا ہر لاک انہوں نے خود لگایا ہے۔

"ان کے اور میرے پرنٹس اور سکیننگ لگتی ہیں گھر کو۔

ہادیہ بیگم صحن کے وسط میں بنے پھول پر آ کھڑی ہوئیں۔

یہ گھر کا سب سے مین پوائنٹ ہے، جو ریموٹ سے کھلتا ہے۔۔ اور "

"ریموٹ۔۔۔۔۔۔

New Era Magazine

وہ پھول سے اتر کر چلتی ہوئی دیوار کے ساتھ نصب مین سوئچ بورڈ کی طرف آئیں۔ اسے اوپر دھکیلا تو نیچے سے الماری نظر آ گئی۔

انہوں آئیز سکیننگ کی اور الماری کھلنے پر ریموٹ اٹھایا۔

یہ ریموٹ اس گھر کی واحد چابی ہے۔۔اسکے بغیر یا میں کھول سکتی ہوں "

"یا تمہارے بابا۔

وہ کہتے ہوئے اسے ساتھ لیے پھول پر آ گئیں۔

بٹن پریس کیا تو پھول نیچے سرکنے لگا۔

نسا کا دل اچھلا پر قابو پا گئی۔

زمین پہ اترتے دائیں جانب بورڈ پر ہاتھ لگایا تو سارے بلب جل اٹھے۔

انہوں نے لفٹ واپس بھیج دی۔

"یہ کمپیوٹر روم ہے۔۔۔۔یہاں بیٹھ کر سارا گھر کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ "

وہ چیئر کے اوپر بیٹھ کر کمپوٹر آن کرنے لگی۔

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں دکھایا۔ "

نسا خفا سی بولی۔

"تب تمہارے کام کا نہیں تھا۔ "

ہادیہ مصروف سی بولی

کچھ مزید فنگر پرنٹس کے بعد انہوں نے ہر جگہ نسا کے فنگرپرنٹس لگا دیے۔

اسکی ہارٹ سکیننگ آئی سکیننگ سیٹ کر دی۔

"آج سے یہ گھر تمہارا۔ "

وہ نسا کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

"لو یو مما۔ "

نسا کی آنکھیں بھر گئیں۔

"لو یو ٹو مما کی جان۔ "

ہادیہ نے اسے پورا گھر دکھایا۔

گھر کی صفائی کی۔ اور لان بھی صاف کروایا۔

نسا بہت خوش لگ رہی تھی۔

میجر ارمان آپکو گولی لگنے کی وجہ سے لیو دی جا رہی ہے ہیڈ آفس کی "

"جانب سے۔

کرنل سر بول رہے تھے۔

"پر میری طرف سے آپ مشن پر ہونگے۔ "

کرنل سر نے کہا۔

" ایم آلویز ریڈی سر "

ارمان نے کہا تو کرنل سر مسکرا دیے۔

New Era Magazine

”یہ لو اس لڑکی کی انفارمیشن نکالو۔۔۔۔اسکی شکل میجر کیٹ سے ملتی جلتی ہے۔“

کرنل سر نے کہا تو ارمان نے تصویر پکڑ لی۔

”اس کا ایڈریس آپکے شہر کا ہی ہے۔“

کرنل سر نے باقی فائل اسے تھمائی۔

”پتہ کرو دونوں ہمشکل ہیں یا کچھ اور مسئلہ ہے۔“

کرنل سر نے کہا تو ارمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مزید باتوں کے بعد وہ آفس سے نکل کر کوارٹر میں آیا اور پیکنگ کرنے لگا۔

****

”کیا ہو رہا ہے پیاری امی جان۔“

ارمان کچن میں آیا تو کوثر خاتون کو مصروف پایا۔

”تمہارے لیے دیسی گھی کی برفی اور پستہ کھیر بنا رہی ہوں۔“

وہ محبت سے خوبرو بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

”ارے کیوں تھکا رہی ہیں خود کو۔“

وہ ماں سے لپٹ کر بولا۔

''اتنی دیر بعد آئے ہو میری جان۔ ''

کوثر خاتون محبت سے بولیں۔

''اچھا ۔۔۔ایک بات کرنی تھی امی جان۔ ''

ارمان سنجیدہ ہوا۔

''بولو بچے۔''

وہ دودھ میں چمچ ہلاتے ہوئے ہمہ تن گوش ہوئیں

ارمان نے ساری بات ان کے گوش گزار کی۔

وہ تو خوشی سے نہال ہی ہو گئیں۔

''اللہ تمہیں خوش رکھے میرا بچہ۔۔۔میرے دل کی خواہش تھی۔ ''

کوثر خاتون نے والہانہ انداز میں بیٹے کی پیشانی چومی۔

''آج شام تک چلتے ہیں پھر۔ ''

ارمان نے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا'' ۔ ''

کوثر خاتون فوراً مان گئیں۔

ارمان انکے ہاتھ چومتا کچن سے نکل گیا ۔

دونوں اس وقت ''ابراہم مارشل آرٹ سینٹر کے سامنے کھڑی تھیں۔

New Era Magazine

"چلو بھی اب۔ "

منہا اسے گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے گئی۔

منہا نے دونوں کا ایڈمیشن کروا لیا تھا۔

"یار بابا نہیں مان رہے۔ "

رشی افسردگی سے سینٹر کے وزیٹنگ روم میں بیٹھتے ہوئے بولی۔

"وہ منا لے گا نا۔"

منہا آنکھ دبا کے بولی۔

"پتہ نہیں بابا مانتے بھی ہیں یا نہیں۔ "

رشی مایوس ہو گئی تھی۔

"منا لے گا۔۔۔۔تمہیں پٹا سکتا ہے تو انکل کو کیوں نہیں۔ "

منہا نے کہا۔

"بدتمیز۔۔۔میں کب پٹ گئی۔ "

رشی اسے کتاب مارتے ہوئے بولی۔

مزاق کر رہی ہوں۔"منہا ہنستے ہوئے بولی۔ "

"چلو اب۔ "

دونوں اٹھ کے شوٹنگ ایریا کی طرف آ گئیں۔

****

New Era Magazine

رشی آج کچن میں مصروف تھی۔

شام کا کھانا تیار کررہی تھی، جب دروازے پہ بیل بجی۔

شاہنواز صاحب دروازہ کھولنے ۔

''السلام علیکم۔ ''

ایک شناسا سی آواز رشی کے کان پڑی۔

''آیئے اندر آیئے۔''

شاہنواز صاحب ایک جانب ہٹتے ہوئے بولے۔

''ارے کوثر بہن آپ۔۔۔ ''

عشرت بیگم باہر نکلی تو کوثر کو دیکھ کر محبت سے ان کی طرف بڑھیں۔

دونوں ایک دوسرے کے گلے ملیں۔

عشرت بیگم انہیں کمرے میں لے گئیں۔

رشی نے چائے بننے کے لیے رکھی اور فریج سے فریز سموسے نکالے۔

کڑاہی میں آئل ڈالا اور سموسے چھوڑنے لگی۔

سموسے فرائی ہونے تک چائے بن گئی تھی۔

چائے اتار کے ایک طرف رکھی اور پکوڑے فرائی کرنے لگی۔

ڈش میں سب سیٹ کیا اور دوپٹہ درست کرتی ڈش اٹھائے کمرے میں چلی گئی۔

New Era Magazine

''السلام علیکم آنٹی۔ ''

رشی نے ڈش ٹیبل پہ رکھی اور ان کے آگے سر جھکا دیا۔

کوثر نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

رشی نے چائے دی اور ڈش لیے واپس آ گئی۔

اس نے چکن اتار کے نیچے رکھا۔ اور چاول صاف کرنے لگی۔

چاول بھگو کے رکھ دیے۔

فریج سے گوشت نکال کے دھویا اور مچھلی دھو کے مصالحہ لگا کہ رکھ دیا۔

کُکر میں اجزا ڈالے اور چولہے پہ رکھ دیے۔

خود سلاد تیار کرنے لگی۔

خوبصورتی سے سلاد سجائے فریج میں رکھ دیا اور مچھلی فرائی کرنے لگی۔

ساتھ میں رائیتہ بنایا اور فریج میں رکھ دیا۔

مچھلی فرائی کر کے اوون میں رکھ دی، اور بریانی کی طرف متوجہ ہوئی۔

عمیر کو کال کر کے دھی بھلے اور آئس کریم منگوا لی۔

بریانی کے لیے مٹن مصالحہ بنایا اور چاول ابالنے کے لیے رکھ دیے۔

چاول دھوئے اور تہہ در تہہ لگا کر دم پہ رکھ دیے۔

اتنے میں عمیر آ چکا تھا۔

''منھا نہیں آئی۔ ''

رشی نے عمیر کو اکیلے دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔امی کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی آپی۔ "

عمیر نے کہا اور چیزیں رشی کو تھمائیں۔

"اچھا۔۔آنٹی کو سلام کہنا۔ "

رشی بولی۔

"جی آپی۔ "

عمیر نے بائیک موڑی اور زن سے بھگا لے گیا۔

"ماما کھانا ریڈی ہے لگا دوں۔"

رشی نے عشرت بیگم کو مخاطب کیا۔

"ہاں لگا دو۔ "

عشرت بیگم نے کہا تو رشی مڑی جب اسکے کانوں سے شاہنواز کی آواز ٹکرائی۔

"ہمیں سوچنے کے لیے وقت چاہیے۔ "

وہ کچن میں آ گئی۔

کھانا برتنوں میں ڈالا۔

برآمدے میں چٹائی بچھائی دستر خوان لگایا اور کھانا لگا دیا۔

اپنا کھانا ڈال کے کمرے میں رکھ دیا۔

"ماما کھانا لگا دیا۔ "

رشی نے کہا اور مڑ کے کچن میں چلی گئی۔

بکھرا ہوا سب سمیٹا اور ہلکی پھلکی صفائی کر دی۔

وہ لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔

رشی کمرے میں آ گئی اور کھانے میں مصروف ہو گئی۔

"بہت مزے کا کھانا ہے۔ "

کوثر خاتون تعریفی لہجے میں بولی۔

"میری رشی کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔ "

عشرت بیگم مسکرا کر بولیں۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

ان کے کھانا کھاتے ہی رشی نے گرما گرم چائے پیش کر دی۔

برتن سمیٹے اور کچن کا رخ کیا۔

بازو فولڈ کیے اسنے برتنوں کے ڈھیر کو دیکھا۔

پہلے کچن صاف کیا پھر برتنوں کا ڈھیر دھو کے خشک کر کے لگا دیا۔

وہ لوگ جا چکے تھے۔

رشی کچن بند کر کے کمرے میں آئی تو عشرت بیگم نے اسے آواز دی۔

"جی ماما۔ "

وہ ہاتھ خشک کرتی کمرے میں آ گئی۔

New Era Magazine

''تمہارے بابا نے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔ ''

وہ دوپٹہ لپیٹتے ہوئے بولی اور جائے نماز اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔

''جی بابا۔ ''

رشی کا دل دھک دھک کرنے لگا۔

''بیٹھو بیٹا۔ ''

وہ سمٹتے ہوئے بولے۔

بیٹا۔۔۔اب آپ سمجھدار ہیں۔۔۔مجھے تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ''

''ہے۔

شاہنواز نے بات شروع کی۔

''کوثر بہن اپنے بیٹے ارمان کے لیے آپ کا ہاتھ مانگنے آئیں تھیں۔ ''

''بابا ارمان کے اپنے ہاتھ نہیں ہیں۔''

رشی نے پھسلتی پھسلتی زبان سنبھالی۔

''آپ کی کیا مرضی ہے اس میں۔۔۔۔آپ اس رشتے سے خوش ہیں۔''

ان کا اندا سوالیہ تھا۔

''جیسے آپ لوگوں کی مرضی ہو گی بابا۔ ''

رشی نے سر جھکائے کہا۔

'' آپ کی کوئی پسند ہو۔۔۔؟ ''

New Era Magazine

شاہنواز نے گہری نظروں سے بیٹی کو دیکھا۔

''نہیں بابا۔ ''

رشی انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

''ہمیشہ خوش رہو۔ ''

انہوں نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

''جاؤ اب سو جاؤ۔''

شاہنواز صاحب بولے تو رشی اٹھ کے کمرے میں آ گئی۔

''شکریہ۔ ''

ارمان کا ٹیکسٹ آیا ہوا تھا۔

''کس لیے۔ ''

رشی نے پوچھا۔

''میری بات ماننے کے لیے۔ ''

ارمان نے کہا۔

''میں نے اس شرط پہ مانی ہے کہ آپ میری شرط مانیں گے۔ ''

رشی نے کہا۔

رشتے شرطوں کی بنیاد پہ نہیں رکھے جاتے رشی، آرمی آپ کا شوق ہے ''

''اور میں آپ کے شوق پورے کرنے کا پابند ہو جاؤں گا۔

New Era Magazine

ارمان نے کہا تو رشی مسکرا دی۔

''امید کرتی ہوں ایسا ہی ہو۔ ''

رشی نے کہا۔

''ان شااللہ ایسا ہی ہوگا۔ ''

ارمان نے کہا۔

پہلی بار رشی کو ارمان کی باتیں بری نہیں لگیں۔

دل کی زمین زرخیز ہونے لگی تھی۔ ارمان کا بیج پھینکنا باقی تھا، محبت کا پودا اگنے کے لیے۔

*******''''''''''''*

''مشن از کمپلیٹڈ مام۔ ''

نم آنکھوں سے وہ تصویر سے محو گفتگو تھی۔

''آئی ڈونٹ نو وائے مام۔۔۔ آئی فیلٹ سیڈ اینڈ الون۔ ''

وہ دھپ سے تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پر گری تھی۔

''ڈونٹ ڈو دِس پلیز۔ ''

سفید روشنی میں لپٹی اسکی ماں اسکے سامنے کھڑی تھی۔

''میرے بس میں نہیں ہے ماما۔ ''

وہ روتی تھی۔

"میجر کیٹ کبھی بے بس نہیں ہو سکتی۔ "

سفید روشنی کے لہجے میں یقین اسے سر اٹھانے پر مجبور کر رہا تھا۔

"بھولو مت تم ایک میجر ہو، میجر وائلڈ کیٹ۔ "

ایک ایک لفظ پر زور دیا گیا تھا۔

کیٹ کے آنسو تھمنے لگے تھے۔

"میجرز کے سینے میں دل کی جگہ سنگ تو نہیں ہوتے ماما۔ "

کیٹ بے بسی سے بولی تھی۔

"میجرز کو سنگ رکھنے پڑتے ہیں۔ "

روشنی میں لپٹی اسکی ماں کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔

مت دوہراؤ دوبارہ ایک اور کہانی، جس کا انت ایک اور عورت کے کردار "

"کو مشکوک بنا دے۔

ماں کی آواز بھیگنے لگی تھی۔

"مدفن جزباتوں کو دفن ہی رہنے دو۔ "

آواز میں منت تھی۔

"عشق جان لے لے گا۔ "

بھوری آنکھیں شاید بہنے لگیں تھیں۔

New Era Magazine

"محبت فرض نہیں ہے ہم پہ۔ "

وہ دکھ سے بولتے ہوئے مڑ گئیں تھیں۔

کیٹ ساکت و جامد سی کھڑی رہ گئی۔

محبت فرض نہیں ہے ہم پہ۔۔۔۔سہی کہا آپ نے مام۔۔۔۔میں وہ کہانی "

"پھر سے نہیں دہراؤں گی۔۔۔۔میں زیب نہیں بنوں گی۔

میجر کیٹ نے فیصلہ کر لیا تھا۔

مجھے احساس و جزبات کو مدفن ہی رکھنا چاہیے، میری زندگی میں ان کی "

"جگہ نہیں ہونی چاہیے۔

کیٹ بیڈ پہ پیچھے کو لیٹ گئی۔ چھت پہ نگاہیں مرکوز کیے وہ فیصلہ پر قائم رہنے کا سوچ رہی تھی۔

فل بلیک سوٹ میں ملبوس بال جو بمشکل کندھے کو چھو رہے تھے۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں وہ پہلی بار اتنی بے بس لگ رہی تھی۔

"میجر ارمان ملک۔ "

سسکتے لبوں میں حرکت ہوئی تھی۔

سرخ ہوتی آنکھوں سے آنسو قطرہ در قطرہ گرتے ۔بالوں میں جزب ہو رہے تھے۔

New Era Magazine

اسے حکم ہوا تھا محبت کے نازک پھول کو کچل دینے کا۔۔۔ہاں اسکی ماں کی ہر بات اسکے لیے حکم ہی تھا، جس پہ وہ سر تسلیم خم کرتی چلی آئی تھی۔

محبت کو دل سے نکال دینے کی تکلیف دل کو سینے سے نکال دینے سے زیادہ ہوتی ہے۔

وہ خاموشی سے اٹھی اور دراز سے میجر ارمان ملک کی تصویر نکالی۔

اسے خوبصورت فریم میں سیٹ کرنے لگی۔

"محبتیں دل سے نکال دینا آسان ہوتیں ہیں بھلا۔ "

وہ سوچنے لگی تھی۔

"لیکن مجھے نکالنی ہو گی۔ "

فریم میں سے تصویر کھینچ کے نکال لی۔

"میجر کیٹ کمزور نہیں ہے۔ "

تصویر کو دوبارہ دراز میں رکھا۔

میرے لیے ماں کی محبت سے بڑھ کے کچھ نہیں، جس نے میرے وجود "

"کے لیے اپنی خوشیاں، خواہشیں تیاگ دیں۔

خود سے بڑبڑاتی واش روم میں گھس گئی۔

فریش ہو کر نکلی اور اگلے مشن کے لیے خود کو تیار کرنے لگی۔

****

New Era Magazine

''مام میرا سلیکشن لیٹر۔۔۔۔مجھے ٹریننگ کے لیے اسلام اباد جانا ہے۔ ''

نسا خوشی سے جھومتے ہوئے ہادیہ تک پہنچی۔

''ماشاءاللہ۔۔۔بیسٹ آف لک مائی پرنسس۔ ''

ہادیہ نے بیٹی کی پیشانی چوم لی۔

''آؤ پیکنگ کر لیں۔ ''

ہادیہ اٹھتے ہوئے بولی۔

''ابھی تو سات دن پڑے ہیں ماما جانے میں۔ ''

نسا انہیں بٹھاتے ہوئے بولی۔

''اچھا۔۔۔۔چلو پھر گھومنے چلتے ہیں۔۔۔پھر شاید زندگی موقع نا دے۔ ''

ہادیہ بولی تو نسا نے شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھا۔

''آپ کے خیال میں ،میں ٹریننگ میں شہید ہو جاؤں گی۔ ''

نسا بولی تو ہادیہ نے بے تاثر نظروں سےال اسے دیکھا۔

بلکہ ٹریننگ دینے والے آفیسرز کو شہید کردوں گی۔''۔نسا آنکھ دبا کے ''

بولی تو اسکے انداز میں ہادیہ ہنس دیں۔

جب اتنی خوبصورت دوشیزہ آرمی کے یونیفارم میں ملبوس ہو ''

''گی۔۔۔۔ہائے کتنے ہی شہید ہو جائیں گے مما۔

نسا بولی تو ہادیہ نے چپت لگائی اسکے سر پہ۔

آرمی آفیسرز کے دل اتنے نرم نہیں ہوتے جو ایویں شہید ہو جائیں "

"۔۔۔۔بلکہ تمہاری ادائیں شہید کریں گے وہ۔

ہادیہ اسی کے انداز میں بولی تو نسا کھلکھلا کے ہنس دی۔

"دیکھ لیجیے گا کوئی نا کوئی تو مرے گا۔ "

نسا اترا کے بولی۔

"اچھا اچھا بس اب اتنی بھی حسن بانو نہیں ہو تم۔ "

ہادیہ نے اسے لتاڑا۔

نسا نے منہ بنا کے ماں کو دیکھا۔

"یہ سات دن آپ کے نام مما۔ "

وہ ٹھوڑی گھٹنوں پہ رکھے ہادیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"مما اس گھر چلیں۔ "

نسا بولی۔

"نہیں۔۔۔۔کسی کو بھنک بھی نا پڑے۔ "

ہادیہ نے کہا تو نسا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آرمی میں تمہارے بابا کا نام ہے، عزت ہے لوگ جانتے ہیں، اپنے بابا کے "

"نام کا مان رکھنا۔

New Era Magazine

ہادیہ اسے سمجھانے لگیں۔

''آپ بے فکر ہو جائے مما۔ ''

نسا ان کے ہاتھ دبا کے بولی۔

''آرمی میرے بابا کی جگہ نہیں بلکہ میرا خواب بھی ہے ''

نسا جذب کے عالم میں بولی۔

''اللہ تمہیں کامیاب کریں۔ ''

ہادیہ نے اسکی پیشانی چومی تھی۔

نسا نے آنکھیں بند کیے ماں کے محبت بھرے لمس اور ممتا کے احساس کو ''

روح تک اتارا۔

دونوں ماں بیٹیاں ہی ایک دوسرے کی دنیا تھیں۔

****

شاہنواز صاحب نے ارمان کے متعلق چھان بین کی۔

سب کچھ پرفیکٹ لگا تو عشرت بیگم سے مخاطب ہوئے۔

''مجھے ارمان میں کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ ''

شاہنواز صاحب بولے۔

''بہت پیارا بچہ ہے۔ ''

عشرت بیگم محبت سے بولیں۔

New Era Magazine

''برسر روزگار بھی ہے۔ ''

عشرت بیگم نے مزید کہا۔

''آپ کوثر بہن کو ہاں بول دیں۔ ''

شاہنواز صاحب نے کہا تو عشرت بیگم بے انتہا خوشی کے ساتھ فون کی طرف بڑھیں۔

رسماً علیک سلیک کے بعد وہ مدعے پر آئیں۔

''شاہنواز نے رشتے کے لیے ہاں کر دی ہے، ہمیں ارمان بیٹا پسند ہے۔ ''

عشرت بیگم نے کہا۔

''مبارک ہو عشرت بہن۔ ''

کوثر خاتون خوشی سے نہال ہو گئیں۔

''ہم منگنی کی بجائے نکاح کریں گے۔ ارمان کو منگنی پسند نہیں ہے۔ ''

کوثر خاتون بولیں۔

جیسے آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔شاہنواز سے بات کر لیجیے گا۔ ''عشرت ''

بیگم نے کہا تو کوثر خاتون نے آنے کی ہامی بھر لی۔

''شام میں کوثر بہن اور ارمان آئیں گے۔ ''

عشرت بیگم شاہنواز کے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں۔

''اچھا۔ ''

New Era Magazine

شاہنواز نے ہنکارا بھرا۔

"وہ لوگ منگنی کی بجائے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ "

عشرت بیگم نے کہا۔

"سہی ہے ۔۔۔۔ منگنی تو فضول سی رسم ہے۔ "

شاہنواز نے کہا۔

عشرت بیگم شام کی دعوت کی تیاری کے لیے کچن میں چلی گئیں۔

****

"کیسی ہو جان ۔عاصم۔ "

ٹف ٹریننگ کے بعد واپس ہاسٹل آنے پر اسے ہانی کی یاد آئی۔

"میری نیند خراب مت کرو۔ "

ہانی کے ٹیکسٹ پہ اسکا دل بجھ کے رہ گیا۔

"یہ سونے کا کونسا ٹائم ہے۔ "

عاصم نے کہا۔

"میں کسی کی پابند نہیں ہوں۔ "

ہمیشہ کی طرح کاٹ دار لہجہ۔

عاصم نے بات نا کرنا مناسب سمجھا۔

New Era Magazine

''منہا اگر محبت کی تھی تو وفا بھی کرتی نا۔۔۔۔۔۔ ''

گہری سانس خارج کیے وہ لیٹ گیا۔

آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔

''بہت مان تھا مجھے تم پر، سب ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ ''

عاصم بڑبڑا رہا تھا۔

آنکھوں میں کرب تھا، درد تھا، شکوے تھے، شکایتیں تھیں اور وہ پل تھے جو ازیت کہ ندی میں تب سے بہائے لے جارہے تھے جب سے بصارت میں سمائے تھے۔

''عاصم مجھے آئیسکریم کھانی ہے۔ ''

منہا کا لاڈ بھرا لہجہ۔۔۔۔

عاصم نے سڑک کنارے بائیک روکی اور دو کارنیٹو لے آیا۔

دونوں چلتے ہوئے قریبی پارک میں پہنچ گئے۔

''اشعر کیوں آیا تھا کل۔ ''

عاصم نے سرسری سا پوچھا۔

''ماما سے ملنے۔ ''

منہا کارنیٹو کی بائی‌ٹ لیتے ہوئے بولی۔

''مجھے بلکل پسند نہیں ہے، بات مت کیا کرو اس سے۔ ''

New Era Magazine

عاصم نے منہ بنا کہ کہا تو منہا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیوں۔۔۔میرا کزن ہے وہ ۔۔۔ عاصم۔ "

منہا کو اسکی بات پر حیرت ہوئی تھی۔

"میں نے کہا نا۔ "

عاصم کا لہجہ حکمیہ تھا۔

وجہ بھی تو ہو کوئی۔"منہا بولی۔ "

"کیا یہ وجہ کم ہے تمہارے لیے کہ وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ "

عاصم چڑ کے بولا تھا۔

منہا دھیرے سے مسکرا دی۔

"اب ہنس کیوں رہی ہو۔ "

عاصم اسکا مسکراتا دیکھ کر بولا۔

"جیلس ہو رہے ہو اشعر سے۔ "

منہا اسکی طرف جھکتے ہوئے سرگوشانہ انداز میں بولی۔

جی نہیں۔۔۔۔میں کیوں جیلس ہوں گا اس سے۔"عاصم قطعاً نہیں مانا "

منہا کا جاندار قہقہہ پارک کی کھلی فضا میں گونج اٹھا۔

عاصم نے چڑ کے اسکا کان مروڑا۔

"اسے جلن کہتے ہیں۔ ۔ عاصم۔ "

منہا ہنستے ہوئے بولی اپنے کان چھڑوا کے بولی۔

ہنسی کی شدت سے رخساروں پر سرخی گھلنے لگی تھی۔

عاصم نے ناراض سی نظر اسکے گلنار ہوتے چہرے پر ڈالی۔

"چلو۔۔۔ورنہ یہیں چھوڑ جاؤں گا۔ "

عاصم بیگ سنبھالتے ہوئے اٹھا۔

منہا اسکے ساتھ ہو لی۔

****

رشی گھر آئی تو عشرت بیگم کو کچن میں مصروف پایا۔

کیا ہو رہا ہے عشرت بیگم۔"رشی شرارتی انداز میں بولی۔ "

تمہارے سسرال والوں کے لیے کھانا بنارہی ہوں۔"عشرت بیگم بھی اسی " کے انداز میں بولیں۔

سسرال والوں کو گھر نہیں ملتا کھانا۔"منہ بناتی وہ فریج سے پانی نکال کے " پینے لگی۔

عقل کا استعمال کیا کرو اب۔"عشرت بیگم نے کہا تو وہ ہنس دی۔ "

ختم ہو گئی تو۔"معصومیت سے ہوچھنے لگی۔ "

New Era Magazine

باتیں مت بگاڑو بیٹھ کے۔۔۔۔کام سمیٹو۔۔۔وہ لوگ آتے ہی "

"ہونگے۔۔۔ایسا کرو پہلے چینج کر کے آؤ۔

عشرت بیگم کے ہاتھ پھرتی سے چل رہے تھے۔

اچھا۔۔۔کونسا پہنوں۔ "پانی کی بوتل فریج میں رکھ کے انکی طرف مڑی۔ "

پنک پہن لو۔ "عشرت بیگم مصروف سی بولیں۔ "

گلابو بن جاؤں۔ "ہنستے ہوئے بولی۔ "

عشرت بیگم نے مڑ کے غصے سے دیکھا تو وہ کچن سے نکل گئی۔

لائٹ پنک لان کے پرنٹیڈ سوٹ پہنے، بازو فولڈ کر کے کہنی پر چڑھائے، دوپٹہ کندھے پہ ڈالے۔۔۔بالوں کو کیچر میں سمیٹتی وہ کچن میں آ گئی۔

"کتنی بار کہا ہے بازو نیچے رکھا کرو۔ "

عشرت بیگم کو اسکے بازو فولڈ کرنے کی عادت بہت گراں گزرتی تھی۔

رشی نے منہ بنا کہ بازو سیدھے کیے اور کام کرنے لگی۔

عشرت بیگم کچن سے نکلی تو اس نے دوبارہ فولڈ کر لیے۔

کھانا ریڈی کر کے وہ کمرے میں آ گئی

اتنے میں وہ لوگ آ گئے۔

رشی نے انہیں سلام کیا اور حال احوال پوچھنے لگی۔

ارمان کی نظریں اسکے دلکش چہرے پر تھیں۔

New Era Magazine

رشی نظریں جھکائے واپس پلٹ گئی۔

تھوڑی دیر بعد عشرت بیگم کے کہنے پر اس نے کھانا لگا دیا

کھانے کے بعد ڈیٹ فائنل کی اور چلے گئے۔

"جمعے کے دن کا رکھا ہے نکاح انہوں نے۔"عشرت بیگم رشی کے کمرے میں آئیں۔

"اچھا۔"رشی نے کہا اور کتاب کی طرف دیکھنے لگی۔

"کل منہا کو بلوا لینا، شاپنگ کر لینا۔"عشرت بیگم اسکے جھکے سر کو دیکھ کر بولیں۔

"اپنے نکاح کے لیے میں خود شاپنگ کروں

مما۔۔۔؟" رشی پلکیں سکوڑ کر انہیں دیکھنے لگی۔

"تو اور کس نے کرنی ہے۔"عشرت بیگم کو حیرت ہوئی۔

"ارمان کے ساتھ چلی جانا پھر۔۔۔"عشرت بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مما۔"رشی چیخنے کے انداز میں بولی اور ان کی گود میں منہ چھپا لیا۔

عشرت بیگم ہنس دیں۔

"شکر ہے تم میں لڑکیوں والے کچھ گیٹس تو ہیں۔۔۔ورنہ مجھے لگتا تھا ارمان کو ہی شرمانا پڑے گا۔

عشرت بیگم بول رہی تھیں اور اسکا چہرہ سرخ گلاب کی مانند گلنار ہو رہا تھا۔

عشرت بیگم نے پیار سے اسکی پیشانی چومی اور دعاؤں کی گھنی چھاؤں کے سپرد کر دیا۔

♡♡♡

"تین دن رہ گیے ہیں نسا۔"

ہادیہ افسردگی سے بولی۔

نساخاموشی سے ان کے سر ک مالش کرتی رہی۔

"دل لگا کہ ٹرینگ کرنا۔"

ہادیہ پھر سے اسے سمجھانے بیٹھ گ ئی یں۔

"شاپنگ کرنے چلیں مما"

نسا ان کا دھیان بٹانا چاہتی تھی۔

"ہاں چلو۔۔۔۔کچھ کپڑے دلا دوں تمہیں۔"

جانے کیا سوچ کے اٹھ گ ئی یں ورنہ شاپنگ کے خلاف رہتی تھیں۔

نسا نے کپڑے ہاتھ سے درست کیے اور گاڑی کی چابیاں اٹھا لیں۔"

ہادیہ پرس اور چادر اٹھائے کمرے سے نکلیں۔

دھوپ کافی تیز تھی، گاڑی سے نکلتی نسا نے آنکھیں سکوڑ کے سورج کی طرف دیکھنے کی ناکام سعی کی۔

"اف کتنی گرمی ہے۔"

New Era Magazine

بڑبڑاتی تیز قدموں سے مال میں گھس گ ئی ی۔

ہادیہ نے بہت دل سے نسا کے لیے کپڑے خریدے۔

''مما کچھ کھا لیں۔ ''

نسا انہیں جوتوں والی دکانوں کی طرف بڑھتا دیکھ کر بولی۔

''چلو پھر۔ ''

وہ نسا کے ساتھ کیفے کی طرف بڑھ گ ئی یں۔

نسا نے برگر اور کوک آرڈر کی۔

مما اتنی سیڈ تو مت ہوں پلیز۔''۔ ''

نسا ماں کے چہرے سے چھلکتی اداسی محسوس کرتے ہوئے بولی۔

''نہیں اداس تو نہیں ہوں۔ ''

مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''تو پھر چپ کیوں ہیں۔ ''

ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

''تمہارے بابا ہوتے تو کتناخوش ہوتے۔ ''

اداسی سے بولیں۔

وہ اب بھی خوش ہونگے۔''۔ ''

نسا یقین سے بولی۔

New Era Magazine

برگر کھاتے ہوئے وہ مسلسل باتیں کر رہیں تھیں۔

شام کر کے وہ شام میں گھر آئی یں۔

ہادیہ اسکی پیکنگ کرنے لگیں۔

نسا خاموشی سے اہیں دیکھے گ ئی ی۔

‘‘مما میرا دل نہیں کر رہا جانے کو۔ ’’

نسلِ بے دلی سے بولی۔

کیوں۔‘‘۔ ’’

ہادیہ نے اچھنبھے سے اسے دیکھا۔

‘‘آپ اکیلی کیسے رہیں گی مما۔ ’’

نسا اٹھ کے بیٹھ گ ئی ی۔

‘‘تمہارے بابا کے بغیر بھی تو رہ لیا نا۔ ’’

ہادیہ سنجیدگی سے بولیں ان کے لہجے میں محبت کی آنچ تھی۔

‘‘اب پیچھے ہٹنے کا سوچنا بھی مت۔ ’’

ہادیہ نے تنبیہہ کی۔

‘‘اوکے سر۔ ’’

نسا ان سے لپٹتے ہوئے پیار سے بولی۔

💖💖💖

New Era Magazine

"رشی اٹھ بھی جاؤ اب۔ "

منہا اسے اٹھانے کی کوشش کر ری تھی جبکہ رشی سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"رشی میں فیورٹ فوڈ پوائنٹ پہ آپکا انتظار کر رہا ہوں۔ ارمان ملک۔"

منہا نے بلند آواز میں پڑھا تو رشی جھٹکے سے اٹھی اور موبائل چھین لیا۔

"توبہ ہے اب دیکھو کیسے اٹھی۔ "

منہا ہنستے ہوئے بولی۔

رشی موبائل ٹیکسٹ کھنگال رہی تھی۔

وہ ٹیکسٹ ابھی آنا ہے۔"منہا نے کہا تو رشی اسکے پیچھے چڑھ دوڑی۔"

"ریڈی ہو جاؤ اب ۔۔۔شاپنگ کرنے چلیں۔"

منہا نے باہر نکل کے درواز بند کر دیا۔

رشی بولتی واش روم میں گھس گئی۔

"چلیں مادام۔ "

منہا ادب سے بولی تو رشی نے گھور کے دیکھا اسے۔

"یہ گھوریاں پیا کے لیے سنبھال کے رکھو اب۔"

منہا بولی تو رشی نے پاؤچ اسکے سر پہ مار دیا۔

"اففف۔۔۔۔۔ظالم لڑکی۔ "

New Era Magazine

منہا سر مسلتے ہوئے بولی۔

دونوں نے سب کے لیے شاپنگ کی اور شام میں تھکی ہاری واپس آئی یں۔

عشرت بیگم نے کام والی کے ساتھ مل کے سارا گھر صاف کر لیا۔

"تھک گ ئی ی ہیں میری رانیاں۔"

عشرت نے پیار سے دونوں کے تھکے چہرے دیکھے۔

بھوک لگی ہے ماما۔"۔

رشی نے دہائی ی دی۔

"ابھی تودو پلیٹ سموسے چٹ کر کے آئی ی ہو۔"

منیا حیرت سے بولی۔

"وہ تو کب کے گزر گئے۔"

رشی ابرو اٹھا کے بولی۔

توبہ کرو اتنا کھاتی ہو ۔۔۔پھر بھی چمٹی جیسی ہو۔"۔"

منہا پانی کا گلاس تھامتے ہوئے بولی۔

"ہائے ربا۔۔۔میری سلم سمارٹ باڈی تمہیں چمٹی جیسی لگتی ہے۔"

رشی صدمے سے بولی۔

"بلکل۔ "

منہا نے پانی پی کے اپنے کہے کی تصدیق کر دی۔

New Era Magazine

"اچھا اب بس بھی کرو۔"

عشرت بیگم بولیں تو وہ خاموش ہو گئی۔

💖💖💖

محبت جب دل سے نکالنے کا عہد کر لیا جاتا ہے تب انسان ازیت پسند ہو جاتا ہے، خود کا سب سے بڑا دشمن۔۔۔۔۔۔

رات کا سیاہ اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا، پورا شہر خاموشیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

سڑکیں خالی تھیں۔

ایسے میں وہ جاگنگ سوٹ میں ملبوس پیروں سنیکرز اور ہاتھ میں گھڑی پہنے سڑک پہ فل سپیڈ سے دوڑتی جا رہی تھی۔

پانچ منٹ میں اسے مطلوبہ جگہ تک پہنچنا تھا۔

وہ ہونہی ہر بار خود کو ہر مشن سے پہلے تیار کیا کرتی تھی۔

لیکن اس بار معاملہ الگ تھا۔ وہ اُزیت پسندی کی انتہا پر تھی۔

ہر وہ سٹنٹ دوہرا لیا جو کبھی ہلکے سے خوف کے باعث چھوٹ گیا تھا۔

پسینے کی بوندیں چہرے سے بہتی کپڑوں میں جذب ہو رہیں تھیں۔

میجر کیٹ سڑک پر سپیڈ میں دوڑ رہی تھی، لیکن اسکے جوتے زرا بھی آواز پیدا نہیں کر رہے تھے۔

New Era Magazine

مطلوبہ جگہ پر رکتے اس نے گھڑی کو دیکھا تھا۔

فاتحانہ مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا۔

وہ ٹائم سے چالیس سیکنڈ پہلے پہنچ گئی تھی۔

"میجر کیٹ نیور لوز۔"

واپسی کے لیے دھیرے دھیرے بھاگنے لگی تھی۔

اسکا رخ آرمی بیس ٹریننگ پلیس کی جانب تھا۔

زمین سے تیس فٹ اونچے ٹاورز کے ساتھ لٹکے رسیوں لے ساتھ لٹکتے جانا۔

یہ سٹنٹ اسے ہمیشہ سے بہت پسند تھا۔

باقی رات اس نے اپنی من پسند جگہ پر گزاری اور صبح ہونے سے قبل دیوار پھلانگتی واپس آ گئی۔

محبت اکثر خوف کی جڑیں کاٹ کر بے خوف بنا دیتی ہے۔

♡ ♡ ♡

"شاہنواز۔۔۔۔۔آپ میری بات کا جواب تو دیں۔"

بھوری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

"دیکھو ۔۔۔۔۔میرے کرئیر کا سوال ہے۔۔۔۔۔سمجھنے کی کوشش کرو۔"

شاہنواز نے اپنے بازو پر دھرا اسکا ہاتھ ہٹایا تھا۔

"میرے کرئیر کا کیا ہوا پھر۔۔۔وہ تو برباد ہو گیا نا شاہنواز۔"

بھوری آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے، لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔

''تمہیں خود سوچنا چاہیے تھا۔ ''

شاہنواز کی آنکھوں میں یکایک بیگانگی نے ڈیرے آن جمائے۔

''شاہو۔''

زیب کے لہجے میں حیرت دکھ، شکوہ، گلہ محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر کیا کیا نہیں تھا۔

نوخیز حسن پر جیسے غموں کے پہاڑ ٹوٹنے لگے تھے۔

''یہیں تلک آپ کی مردانگی تھی۔''

ٹوٹے بکھرے لہجے میں شکوے کی آنچ تھی۔

شاہنواز نے منہ موڑا اور چلا گیا۔

''میں مر جاؤں گی شاہنواز۔ ''

زیب چیخی تھی۔

لیکن شاہنواز نہیں پلٹا۔

''زیب۔ ''

وہ گھبرا کے اٹھا۔

''کیا ہوا شاہنواز۔ ''

عشرت بیگم بلب جلاتے ہوئے بولیں۔

New Era Magazine

شاہنواز پسینے سے شرابور سر تھامے بیٹھے تھے۔

شدت افتادگی سے آنکھوں سے اشک بہنے کو بے تاب تھے۔

"طبعیت ٹھیک ہے آپکی۔"

عشرت بیگم متفکر ہوئیں۔

"ہاں تم سو جاؤ۔"

وہ بیڈ سے اترتے ہوئے بولے۔

کمرے سے نکلے اور صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھ گیے۔

"پلٹ آؤ زیب۔۔۔۔اتنے لمبا انتظار کیا ہے۔"

مدھم لہجے میں مخاطب تھے۔

پچھتاوے خود سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں چھوڑتے، خود سے خود

جھکے سر مخاطب ہوا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

New Era Magazine

Next Episode will be posted Next wednessday on new era magazine

New Era Magazine

نوٹ

محبت فرض ہے تم پہ کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)